111868 ـ گوشت اور مرغی کے ذبح کی کیفیت کے متعلق سوال نہیں کرنا چاہیے

سوال

ایك روز میں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ملازمین کی دعوت کی اور دوپہر کے کھانے پر بلایا، جب وہ آئے اور میں نے ان کے سامنے کھانا لگایا جس میں کوئلوں پر بھنی ہوئی مرغی بھی تھی، اور ہم نے اسے گھر میں تیار کیا تھا ان میں سے ایك شخص ـ جو استقامت میں معروف ہے ـ نے اس کے متعلق مجھ سے دریافت کیا آیا یہ مرغی دیسی ہے یا کہ کسی باہر کے ملك سے درآمد شدہ ؟
تو میں نے اسے بتایا کہ یہ باہر سے درآمد شدہ ہے اور میرے خیال میں فرانس کی ہے، تو اس نے وہ مرغی نہیں کھائی، میں نے اس سے دریافت کیا تو وہ جواب دینے لگا: یہ حرام ہے.
میں نے اسے کہا: آپ کو کس طرح پتہ ہے ؟
تو اس نے جواب دیا: میں نے بعض علماء کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے..
برائے مہربانی آپ اس کے متعلق صحیح شرعی حکم واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غیر اسلامی ممالك جہاں اہل کتاب یعنی یہود و نصاری خود ذبح کرتے ہوں وہ گوشت کھانا جائز ہے، اور ذبح کرنے کی کیفیت کے متعلق دریافت نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی یہ سوال کرنا چاہیے کہ آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں ؟

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں ایك یہودی عورت نے بکری ہدیہ کی تھی، اور یہودی نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے وہ بھی کھایا جس میں متغیر چربی بھی شامل تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال نہیں کیا کہ انہوں نے اسے کیسے ذبح کیا ؟ اور آیا انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں ؟

صحیح بخاری میں حدیث ہے:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: تم بسم الله پڑھ كا كھا لو "

ميں نے عرض كيا: وہ كفر چھوڑ كر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، يعنى اب تك وہ اسلام ميں نئے ہيں اور انہيں علم نہيں كيا آيا وہ (ذبح كرتے وقت) بسم الله پڑھتے يا نہيں.

تو رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: تم بسم الله پڑھ كر كھا ليا كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (2057).

اس حديث ميں دليل ہے كہ اگر تصرف كرنے والا شخص معتبر ہو تو واقع كى كيفيت كے متعلق سوال نہيں كرنا چاہيے، اور يہ شرع كى حكمت و آسانى ہے؛ كيونكہ اگر لوگوں سے يہ مطلوب ہو كہ وہ صحيح التصرف كے متعلق بھشروط كا پيچھا كريں تو اس ميں مشقت و حرج پيدا ہو گا، جو شريعت كو حرج اور مشقت كى شريعت بنا كر ركھ ديگى.

ليكن اگر ذبح كردہ گوشت كسى ايسے ملك سے آيا ہو جہاں ايسے لوگ ذبح كرتے ہوں جن كا ذبح حلال نہيں مثلا مجوسى اور بت پرست اور بے دين قسم كے لوگ جن كا كوئى بھى دين نہيں تو ايسا گوشت كھانا حلال نہيں اس ليے كہ الله سبحانہ و تعالى نے غير مسلموں ميں سے صرف اہل كتاب كا كھانا مباح كيا ہے، اور اہل كتاب يہودى اور نصارى ہيں.

اور اگر ہميں شك ہو كہ ذبح كرنے والا ان افراد ميں سے ہے جن كا ذبح كردہ حلال ہے، يا ان افراد ميں سے جن كا ذبح كردہ حلال نہيں تو اس ميں كوئى حرج نہيں. (يعنى اگر وہاں كے اكثر باشندے وہ ہوں جن كا ذبح كردہ حلال ہے).

فقہاء رحمہم الله كا كہنا ہے:

" اگر كوئى ذبيحہ كسى ايسى جگہ پڑا ہوا ملے جہاں كے اكثر لوگ ايسے ہوں جن كا ذبح كردہ حلال ہو تو وہ حلال ہے "

ليكن اس حالت ميں اسے استعمال كيا جائے جس ميں شك نہ ہو.

اسى طرح يہ ہے:

اگر كسى ايسے شخص كى جانب سے گوشت آئے جن كا ذبح كردہ حلال ہے، اور ان ميں سے كچھ شرعى طريقہ پر ذبح كرتے ہوں جس ميں وہ تيز دھار آلے سے جانور كا خون بہائيں نہ كہ اسے ناخن اور دانت سے، اور بعض غير

شرعی طریقہ پر ذبح کرتے ہوں، لیکن اکثر لوگ شرعی طریقہ پر ذبح کریں؛ تو اکثریت پر عمل کرتے ہوئے اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ورع اور تقوی اسی میں ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام (255 ـ 256).

واللہ اعلم .